"اسلام اقلیتوں کے حقوق اور پاکستان میں اقلیتوں کا درجہ"

1. تعارف
2. اسلام میں اقلیتوں کے حقوق
3. پاکستان میں اقلیتوں کا درجہ
4. حاصل کلام

(1) تعارف

اسلام سب سے پہلے تمام انسانوں کی بنیاد جن چیزوں پر رکھتا ہے ان میں انسانوں کے باہمی احترام، وقار اور مساوات سب سے اہم ہیں۔ حقوق کو انگریزی میں "Right" کہتے ہیں اور اس کے متبادل فرائض ہیں "duties"۔ اسلام کے مطابق ایک کا حق دوسرے پر فرض ہے اور دوسرے کا حق پہلے پر فرض ہے۔ جب حقوق فرائض ادا کر دیے جائیں گے تو حقوق خود بخود ادا ہو جائیں گے۔ اسلام تمام انسانوں کو یکساں حقوق فراہم کرتا ہے۔ اور اس حوالے سے تین دستاویزات ہیں فتح مکہ کے موقع پر، میثاق مدینہ، خطبہ حجۃ الوداع اس میں میثاق مدینہ اہم جس میں غیر مسلموں کے حقوق کو واضح کیا گیا۔ آئیے دیکھتے ہیں غیر مسلموں کے حقوق اسلام کی روشنی میں۔

(2) اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق

دین

اسلام میں جب مدینہ کی ریاست بنی تو اس میں جو حقوق غیر مسلموں کو دیئے گئے وہ آج بھی ایک روشن مثال ہے دنیا میں۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے۔

"دین میں کوئی جبر نہیں"
(البقرہ)

اس حوالے سے سیرت طیبہ میں کئی روشن مثالیں موجود ہیں۔ اہل نجران سے آپؐ نے جو معاہدہ کیا اس کی چند شقیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1. ان کے پادریوں، گوشہ نشینوں اور کاہنوں پر گرفت نہ ہو گی۔
2. ان کی صالحیت کی وجہ سے ان کو حقیر نہیں سمجھا جائے گا۔
3. وہ قبل از اسلام کے مقتل کے مواخذے سے بری ہیں۔
4. ہماری جنگوں میں مشرکت سے مستثنیٰ ہیں۔
5. ہمارا لشکر ان پر حملہ نہیں کرے گا۔
6. ہماری عدالتوں میں دعویٰ پیش کرنے کی صورت میں انصاف ملے گا۔
7. اگر کوئی شخص ان میں سے اپنے ~~[illegible]~~ خاندان سے سود لیتا ہے تو وہ ہماری ذمہ داری سے محروم ہے۔
8. کسی فرد کو دوسرے فرد کے عوض میں گرفت نہ ہو گی۔

قرآن مجید میں، حدیث رسول اور سیرت طیبہ کی روشنی میں غیر مسلموں کے حقوق کے حوالے سے چند بنیادی نکات درج ہیں۔ اور ان میں سے میثاق مدینہ بہت اہم ہے۔

(1) زندگی کے تحفظ کا حق

اسلامی ریاست میں جیسے مسلمانوں کی زندگی کا تحفظ اہم ہے۔ اُسی طرح غیر مسلموں کی زندگی کا تحفظ اہم ہے۔ اس حوالے سے ایک واقعہ ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل:

ایک دفعہ نبی کریمؐ کے دور میں ایک مسلم مسلمان سے غیر مسلم کا قتل ہو گیا۔ تو اس کے قصاص میں نبی کریمؐ اس مسلمان کے قتل کا فیصلہ دیا۔ اور فرمایا

"میرے لیے غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت سے اہم فرض ہے۔ (بیہقی، السنن الکبریٰ)

اسی طرح ایک دفعہ حضرت علیؓ نے اسلامی ریاست میں کسی چیز کا فیصلہ سناتے ہوئے اس کے اصول بتائے۔

" جو ہماری غیر مسلم رعایا ہے اُن کا خون اور ہمارا خون برابر ہے اور اُن کی دیت ہماری دیت کی طرح ہے۔

(2) نجی زندگی کے تحفظ کا حق

اسلام میں سب کی نجی زندگی اہم ہے۔ اور اس کی حفاظت بھی ضروری بھی مسلمان کسی دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت نہیں جا سکتا۔ اور یہ حق غیر مسلم اور مسلم دونوں کے لیے برابر ہے۔

(3) مال کے تحفظ کا حق

اسلامی ریاست میں جیسے

ایک مسلمان کے مال کی حفاظت ہوتی ہے ویسے ہی ایک غیر مسلم کے مال کی حفاظت ہوگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

"اُن کے مال ہمارے مالوں کی طرح ہیں۔"

اگر کوئی غیر مسلم شراب یا خنزیر کے گوشت کا کاروبار کرتا ہے۔ اور اس کو کوئی مسلمان لوٹ لے تو اس مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اس کی قیمت ادا کرے گا۔ فقہ حنفی کی کتاب "الدر المختار" میں درج ہے۔

"مسلمان اس کی شراب یا سور کی قیمت ادا کرے گا اگر وہ تلف کرے۔"

(4) مذہبی آزادی کا حق

اسلام نے غیر مسلموں کو مکمل مذہبی آزادی دی ہے۔ آپ ﷺ کا جو اہل نجران سے معاہدہ ہے۔ اس میں صاف ظاہر ہے کہ ان مکمل مذہبی آزادی دی گئی تھی۔

"اُن کے پادریوں، گوشہ نشینوں اور کاہنوں پر کوئی گرفت نہیں۔"

(5) معاشی آزادی کا حق

غیر مسلم ہر طرح کا رزق کما سکتے ہیں۔ اُن پر کوئی پابندی نہیں۔ وہ بالکل مسلمانوں کی طرح کاروبار کر سکتے سوائے ایسے کاروبار کے جو ریاست کو اجتماعی طور پر نقصان پہنچائے۔ اس کے علاوہ وہ ہر طرح کا پیشہ اختیار کر سکتا ہے۔

⑥ معاشرتی آزادی کا حق

اسلامی ریاست میں
اقلیتیں اپنے عائلی قوانین (نکاح یا طلاق) میں
اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کریں گے۔

⑦ عسکری خدمات سے استثنیٰ کا حق

اقلیتوں
کو عسکری خدمات سے استثنیٰ ہے۔ ملک کی حفاظت
تنہا مسلمان پر فرض ہے۔ ہاں اگر وہ اپنی مرضی
سے شامل ہونا چاہیے تو ہو سکتا ہے۔

⑧ اقلیتوں سے معاہدے کی پاسداری: اسلامی ریاست کا فرض

اسلامی ریاست پر فرض ہے کہ وہ
معاہدہ کی پاسداری کرے۔ اس حوالے سے فقیہ
علامہ کاسانی فرماتے ہیں۔
عقد ذمہ مسلمانوں کے لیے لازم ہے یعنی وہ اس کو اس
کے توڑنے کا اختیار نہیں۔ جب کہ دوسری طرف
ذمیوں پر لازم ہے کہ جب تک چاہے معاہدہ پر قائم
رہے اور جب چاہیے توڑ دے۔

(کاسانی، بدائع الصنائع)

⑨ اقلیتوں کی حفاظت اسلامی ریاست کی ذمہ داری

اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو فوجی خدمات سے استثنیٰ
ہے۔ لیکن وہ مالیاتی طور پر ریاست میں اپنا حصہ
ڈالتے ہیں جسے جزیہ کہتے ہیں۔ اس جزیے
کے بدلے میں ان کی جان، مال اور عزت کی
حفاظت ریاست کا فرض ہے۔ حضرت عمرؓ نے

ایک ذمی کو بھیک مانگتے دیکھا تو پوچھا کیوں بھیک مانگ رہے ہو؟ اس نے کہا بوڑھا ہوں ، ضرورت مند بھی اور جزیہ بھی دیتا ہے۔ تو اس پر آپؓ اس کو اپنے گھر لے گئے اور ضرورت کی چیزیں دیں۔ اور پھر بیت المال کے ~~[illegible]~~ سیکرٹری کو حکم دیا۔ اس جیسے افراد سے جزیہ ختم کردو کیونکہ یہ کوئی انصاف کی بات نہیں کہ جوانی میں ان سے جزیہ وصول کیا جائے اور بڑھاپے میں ان کو رسوا۔

(ابن قدامہ ؒ
المغنی)

ایک مشہور مستشرق کا اعتراف ③

اقلیتوں کو اسلامی حکومت میں جو حقوق حاصل تھے اس حوالے سے ایک مشہور مستشرق ولیم واٹ ؒ کا کہنا ہے

"عیسائی، عرب مسلم حکمران کے اقتدار میں ~~[illegible]~~ ~~[illegible]~~ بطور ذمی خود کو یونانی اور بازنطینی حکمرانوں کی رعیت میں رہنے سے زیادہ محفوظ اور بہتر سمجھتے تھے"

⭑ پاکستان میں اقلیتوں کا درجہ ④

پاکستان ایک اسلامی جمہوری ریاست ہے۔ جس میں مختلف مذاہب کے ماننے والے افراد بستے ہیں۔ جن میں عیسائی، ہندو اور سکھ اور بھی اقلیتیں شامل ہیں۔ آئین پاکستان ان کو برابر شہری قرار دیتا ہے۔

اور انہیں مذہبی آزادی، جان و مال کا تحفظ کے
پورے حقوق دیتا ہے۔

(4) آئینی حیثیت:-

آئینِ پاکستان کے مطابق
اقلیتوں کو مکمل شہری حقوق حاصل ہیں۔

- **آرٹیکل 20** = ہر شہری کو مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ مطلب ہر فرد اپنے مذہب پر عمل کر سکتا اور اپنی عبادت گاہیں قائم رکھ سکتا ہے۔
- **آرٹیکل 25** = مساوات کے اصول کو بیان کرتا ہے کہ تمام شہری قانون کے سامنے برابر ہیں۔
- **آرٹیکل 36** = یہ خاص طور پر ریاست کو پابند کرتا ہے کہ وہ اقلیتوں کے حقوق اور مفادات کا تحفظ کرے۔

یہ دفعات
ثابت کرتی ہے کہ پاکستان کا ~~اقلیتوں~~ قانونی ڈھانچہ
اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بناتا ہے

(5) مذہبی اور سماجی حقوق پاکستان میں

اسلام
کے اصولوں کے مطابق بھی غیر مسلم شہریوں کو ذمی کے
طور پر تحفظ حاصل ہے۔ مطلب ان کی جان، مال، عزت
اور عبادت گاہوں کا تحفظ ریاست پر لازم ہے۔ کیونکہ
وہ بھی ریاست کے ذمہ دار شہری ہیں

عملی طور پر
پاکستان میں اقلیتیں اپنی عبادات آزادانہ
طور پر سرانجام دیتی ہیں۔ پاکستان میں
گرجا گھر، مندر اور گوردوارے موجود ہیں۔ اور

بعض موقع پر حکومت ان کی مرمت یا بحالی کو کے منصوبے بھی چلاتی ہے۔ اور پاکستان میں غیر مذہبی تہوار بھی منائے جاتے ہیں۔ ان میں اقلیتوں کو کھلی اجازت دی جاتی ہے۔

۵ سیاسی و معاشرتی نمائندگی

پاکستان کے قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں اقلیتوں کے لیے مخصوص نشستیں رکھی گئی ہیں۔ تاکہ وہ پالیسی سازی میں اپنا کردار ادا کریں۔ اس کے علاوہ بعض اقلیتی افراد کو سرکاری عہدوں اور مشاورتی کونسلوں میں بھی نمائندگی دی جاتی ہے۔ جیسا کہ جسٹس (ر) اے آر کارنیلیس یہ چیف جسٹس آف پاکستان رہے وغیرہ وغیرہ

۶ حاصل بحث

اسلام تمام انسانوں کے حقوق کی بات کرتا ہے۔ اور جب بات غیر مسلموں کے حقوق کے بارے میں ہو تو اسلام نے پہلے ہی ان کے حقوق سیرت نبی ﷺ کی روشنی میں بتا چکا ہے اور اسلام نے غیر مسلموں کو بھی وہی حقوق دیے ہیں جو ایک مسلم کے ہیں۔ اور پاکستان میں بھی تمام لوگوں کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔ پاکستان کا آئین غیر مسلموں کے حقوق کو واضح طور پر بیان کرتا ہے۔ اور ان کو مذہبی آزادی اور جان و مال کا تحفظ اور برابری دیتا ہے۔ پاکستان میں ان کو ہر سطح پر حق حاصل ہے خواہ وہ قانونی ہو یا سماجی یا معاشرتی یا مذہبی ہوں۔

سوال نمبر 2

اسلام میں انسان کا مقام

تعارف
اسلام میں انسان کا مقام
حاصل کلام

① تعارف

اسلام انسان کو کائنات کی سب سے اعلیٰ اور باعزت مخلوق قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم، عقل، ارادہ اور اختیار عطا کیا تاکہ وہ زمین پر اپنی ذمہ داری اچھی طرح ادا کرے۔ اسلام میں انسان کا مقام محض جسمانی نہیں بلکہ روحانی، اخلاقی اور سماجی لحاظ سے بھی بلند ہے۔ اللہ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازہ ہے تاکہ وہ اس کا شکر ادا کر سکے۔ انسان کی تخلیق کا مقصد صرف دنیاوی زندگی گزارنا نہیں بلکہ اللہ کی عبادت اور اس کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ اس میں صرف نماز، روزہ ہی نہیں بلکہ خدمتِ خلق اور اخلاقی برتری بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کہا ہے۔ جیسا قرآن میں ہے۔

"اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی"

(القرآن)

آئیے اسلام میں انسان کا مقام دیکھتے ہیں۔

① انسان کی تخلیق اور اسکا مقصد

اسلام کے مطابق انسان کی تخلیق صرف دنیاوی زندگی گزارنا ہی نہیں بلکہ اللہ کی عبادت کرنا اور اسکے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ
"میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا"
(القرآن)

عبادت صرف نماز، روزہ تک ہی محدود نہیں بلکہ اس میں عدل، خدمتِ خلق، علم کا حصول اور اخلاقی بہتری شامل ہے۔ انسان کا اصل مقصد اللہ کے قانون کو اس زمین پر قائم کرنا اور ظلم و فساد کو روکنا ہے۔

② انسان کی فضیلت — اشرف المخلوقات

اسلامی تعلیمات میں انسان کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے۔ یعنی تمام مخلوقات میں سے افضل۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ نعمتیں عطا کی جو کسی دوسری مخلوق کو عطا نہیں کی گئی۔ مثلاً عقل، علم، اختیار اور زبان۔ یہ سب نعمتیں اُس کو اس قابل بناتی ہیں کہ وہ اپنے حقیقی خالق کو پہچان سکے اور ایک مقصد کے تحت زندگی گزارے۔ انسان کو فضیلت اس لیے دی گئی ہے کہ وہ خیر اور شر میں تمیز کرے، نیکی کو اپنائے اور بدی سے بچے۔ اگر انسان اپنی عقل کا

درست استعمال کرے تو وہ فرشتوں سے بھی بلند مقام پا سکتا ہے اور اگر برائیوں میں پڑ جائے تو وہ حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

⑤ انسان اللہ کا نائب

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں!"

یہ آیت انسان کی عظمت اور ذمہ داری دونوں کو ظاہر کرتی ہے۔ خلافت کا مطلب ہے کہ انسان زمین پر اللہ کے احکامات کے مطابق عدل و انصاف کا نظام قائم کرے۔ وہ اللہ کی نعمتوں کا امین ہے مالک نہیں۔ اس خلافت کا تقاضہ ہے کہ انسان زمین پر امن، انصاف اور مساوات کو فروغ دے۔ اور ظلم و فساد سے بچے اور تمام مخلوقات کے حقوق کا خیال رکھے۔

⑥ عقل و علم کی نعمت

اسلام نے انسان کو عقل اور علم کی روشنی عطا کی ہے تاکہ وہ سچائی کو پہچان سکے۔ یہی عقل انسان کو دوسری مخلوقات سے ممتاز بناتی ہے۔ اسلام ~~علم~~ نے علم کو عبادت کا درجہ دیا ہے۔ ارشاد نبی ہے

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

علم کے ذریعے انسان اپنی ذات، کائنات اور خالق کو پہچانتا ہے۔ ایک باشعور انسان ہی انصاف، ترقی اور امن کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد فرمایا گیا

"پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے
پیدا کیا" (القرآن)

(5) اخلاقی و روحانی ذمہ داری

اسلام میں انسان کا صرف جسمانی وجود ہی نہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی وجود بھی ہے۔ اسے نیکی اور بدی کا شعور دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ

"پھر ہم نے اسے نیکی اور بدی کا شعور دیا" (القرآن)

یہ آیت بتاتی ہے کہ انسان کے پاس اختیار موجود ہے کہ وہ نیکی کا راستہ بھی چن سکتا ہے اور برائی کا بھی۔ اسلام انسان کو خود احتسابی، سچائی، امانت داری، صبر، شکر، انصاف جیسی صفات اپنانے کا حکم دیتا ہے۔ یہی صفات انسان کو بلند مقام تک پہنچاتی ہیں۔

(6) خود احتسابی اور جوابدہی

اسلام میں انسان کو مکمل آزادی دی گئی ہے مگر اس کے ساتھ جواب دہی کی ذمہ داری بھی عائد کر دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ

"جو ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا
وہ اسے دیکھے گا۔" (القرآن)

یہ تصور انسان میں احساس ذمہ داری پیدا کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہر عمل کا بدلہ ملے گا۔ یہی احساس اس کے کردار کو سنوارتا ہے اور اسے انصاف، عدل اور تقویٰ کی راہ پر قائم رکھتا ہے۔

⑦ مساوات اور تقویٰ کا معیار

اسلام میں کسی انسان کی فضیلت اس کے مال، رنگ یا نسل میں نہیں بلکہ تقویٰ میں ہے۔ **ارشادِ باری تعالیٰ**

"اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے" **(القرآن)**

یہ آیت اسلامی معاشرت کی بنیاد ہے۔ اسلام سب انسانوں کو برابر سمجھتا ہے۔ چاہے وہ عرب ہو یا عجم، امیر ہو یا غریب، گورا ہو یا کالا۔ حقیقی عزت صرف پرہیزگاری میں ہے۔

⑧ انسان کا مقصدِ حیات

انسان کا مقصد اسلام میں صرف دنیاوی آسائش نہیں ہے۔ بلکہ روحانی کمال اور آخرت کی کامیابی ہے۔ دنیا انسان کے لیے آزمائش کا گھر ہے۔ **ارشادِ باری تعالیٰ**

"جس نے موت اور زندگی کو اس لیے پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرتا ہے" **(القرآن)**

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ انسان کو اپنی زندگی میں اچھے اعمال کے ذریعے اپنی حیثیت ثابت کرنی ہے۔

(9) خدمت خلق انسانیت کا اصل معیار

اسلام انسان کو صرف عبادت گزار نہیں بلکہ خدمت گزار دیکھنا چاہتا ہے۔ **حدیث**

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کے لیے زیادہ نفع بخش ہے"

خدمت خلق اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔ غریبوں کی مدد، یتیموں کی پرورش، بیماروں کی تیمارداری اور معاشرتی انصاف کا قیام انسان کے بلند مقام کا مظہر ہے۔ جو دوسروں کے لیے آسانی پیدا کرتا ہے وہ اللہ کے نزدیک سب سے محترم ہے۔

(10) ماحولیاتی ذمہ داری

انسان کو کائنات امانت کے طور پر دی گئی ہے۔ زمین، جنگلات، پانی اور جانور سب اللہ کی مخلوق ہیں جس کے ساتھ انصاف کرنا انسان کی ذمہ داری ہے۔

"زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ" **(القرآن)**

یہ آیت ماحولیاتی توازن برقرار رکھنے کا حکم دیتی ہے۔ انسان کو قدرتی وسائل کا استعمال اعتدال سے کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ ان کا مالک نہیں بلکہ امین ہے۔

(11) اسلام میں عورت اور مرد کی برابری

اسلام

نے مرد اور عورت کو برابری کا درجہ دیا ہے۔ دونوں کو عقل، اختیار اور جزا و سزا کا مساوی حق حاصل ہے۔ **ارشادِ باری تعالیٰ**

"میں تم میں سے کسی کا عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کروں گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت"۔ **(القرآن)**

اسلام نے عورت کو عزت، وراثت، تعلیم اور رائے کے حق دیے ہیں۔ یہ بھی انسان کی عظمت کی دلیل ہے کہ اسلام نے ہر فرد کو باوقار مقام دیا۔

5 حاصل کلام:-

اسلام کے نزدیک انسان کائنات کا مرکز اور مقصدِ تخلیق کا حاصل ہے۔ وہ خالق کا نائب، زمین کا امین اور اخلاقی اقدار کا پاسدار ہے۔ اللہ نے اسے عقل، علم، ارادہ اور ذمہ داری دی تاکہ وہ عدل، تقویٰ، خدمت اور انصاف پر مبنی زندگی گزارے۔ اسلام انسان کو نہ صرف دنیا میں کامیاب دیکھنا چاہتا ہے بلکہ آخرت میں بھی سرخرو دیکھنا چاہتا ہے۔ حقیقی انسان وہ ہے جو اپنی عقل، ایمان، کردار اور خدمت کے ذریعے خالق کی خوشنودی حاصل کرے۔ اسطرح اسلام کی نظر میں انسان کا مقام نہایت بلند اور بامقصد ہے۔ وہ اللہ کی امانت کا محافظ اور زمین پر اس کے نظامِ عدل کا علمبردار ہے۔